سودی کام کرنے والی کمپنی کا ٹیکس ریٹرن فائل کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-634 تاریخ:21-06-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایسی فرم میں جاب کرتا ہوں جہاں میرا کام ٹیکس ریٹرن فائل بنا کر دینا ہوتا ہے، اسی کا مجھے معاوضہ ملتا ہے۔ اب میرے پاس ایسی کمپنیز کی فائلز بھی آتی ہیں جو سودی لین دین نہیں کرتیں، لیکن اس کے برعکس بعض اوقات ایسی کمپنیز کی فائلز بھی آجاتی ہیں جو کہ جزوی طور پر سود کا لین دین کرتی ہیں لیکن اصل کام جائز ہی ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ میرا اُن کمپنیز کے سودی معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا، میرا کام تو فقط کمپنی کی ٹیکس ریٹرن فائل بنا کر دینا ہوتا ہے۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا میرا اُس فرم میں جاب کرنا شرعاً جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ٹیکس ریٹرن فائل کرنے کا سودی کام سے براہ راست تعلق نہیں ہے۔ اگر ایسی کمپنی کے ٹیکس ریٹرن تیار کرتے ہیں جس کی جزوی آمدنی سود کی بھی ہے تو آپ اس کے سودی کام کے گناہ میں شریک نہیں کہلائیں گے کیونکہ کمپنی کے ان معاملات کا براہِ راست آپ سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں شرعی دائرہ کار میں رہتے ہوئے آپ کا اُس فرم میں جاب کرنا شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ آپ کا بنیادی کام تو فقط کمپنی کی آمدنی کا جائزہ لینے، اس کے ڈاکومنٹس کی جانچ وغیرہ کرنے اور اسی کی بنیاد پر ٹیکس ریٹرن فائل کرنے تک محدود ہے، لہٰذا ان تمام کاموں میں کہیں بھی کسی سودی معاملے میں براہِ راست آپ کی معاونت نہیں پائی جارہی۔ اب جو کمپنیز سود کا لین دین کرتی بھی ہیں تو اُن کا وبال آپ پر نہیں آئے گا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

کوئی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اُٹھائے گی۔

(پارہ22، سورۃ فاطر، آیت18)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر نسفی میں ہے: ”ولا تحمل نفس آثمة إثم نفس أخرى“

یعنی کوئی گنہگار جان کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

(تفسیر نسفی، جلد03، صفحہ83، مطبوعہ دار الکلم الطیب)

کسی گناہ کے کام پر معاونت نہ پائی جائے، تو ملازمت کرنا، جائز اور جب تک معاوضہ میں ملنے والی رقم کا سودی مد سے ہونا متعین نہ ہو تو اس کا لینا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر کسی امر جائز کی نوکری ہے تو جائز ہے، تنخواہ میں وہ روپیہ کہ بعینہٖ سود میں آیا ہو نہ لے، اور مخلوط و نا معلوم ہو تو لے سکتا ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ522، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وقار الفتاویٰ میں ہے: ”جن ملازمین کو سود لکھنا نہیں پڑتا مثلاً دربان اور ڈرائیور وغیرہ تو ان کی ملازمت بھی جائز ہے اور تنخواہ بھی۔“

(وقار الفتاوی، جلد03، صفحہ325، بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

26ذو الحجۃ الحرام1446ھ/21جون2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com